

اہل سنت دیوبند

مرد و عورت نماز میں فرق

از مولانا محمد الیاس گھمن

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مرد و عورت کی نماز میں فرق

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

دعویٰ اہل السنۃ والجماعۃ:

مرد و عورت کے طریقہ نماز میں فرق؛ احادیث و آثار، اجماع امت اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے ثابت ہے۔

دعویٰ غیر مقلدین:

1: یونس قریشی صاحب لکھتے ہیں:

شریعت محمدیہ میں مرد و عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں بلکہ جس طرح مرد نماز پڑھتا ہے اسی طرح عورت کو بھی پڑھنا چاہیے۔

(دستور المستفی ص 151)

2: حکیم صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں:

عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں... پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا کہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں اور مرد کوئی اور... یہ دین میں مداخلت ہے۔ یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے تک عورتوں اور مردوں کے لئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے۔ سب کا قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ استراحت، قعدہ اور ہر ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکور و اناث کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں

بتایا۔ (صلوٰۃ الرسول ص 190، ص 191)

3: مرد و عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔ (عورتوں کا طریقہ نماز از صلاح الدین یوسف، عورت اور مرد کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں از حافظ محمد ابراہیم سلفی)

دلائل اہل السنۃ والجماعۃ

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے میں فرق:

مرد:

فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

وَ كَيْفِيَّتُهَا إِذَا أَرَادَ الدُّخُولَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذَاءَ أُذُنَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِإِبْهَامَيْهِ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ وَبِرُءُوسِ الْأَصَابِعِ فَرُوعَ أُذُنَيْهِ. (الفتاویٰ الہندیہ: ج 1 ص 80)

کہ مرد تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اس طرح اٹھائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر اور ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر ہو جائیں۔

اس طرح گٹے بھی کندھوں کے برابر ہو جائیں گے۔

دلائل:

1: عن مالك بن الحويرث رضى الله عنه انه راى نبى الله صلى الله عليه وسلم... وقال حتى يجاذى بهما فروع اذنيه.

(صحیح مسلم: ج 1 ص 168 باب استحباب رفع اليدين في تكبيرة الاحرام)

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا۔ (جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو) آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر ہو گئے۔

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ إِنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ. (سنن النسائي ج 1 ص 141 باب موضع الابهام عند الرفع)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کی لو کے برابر ہو گئے۔

3: فَقَالَ أَبُو مُهَيْبٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكَبَيْهِ الْخ

(صحیح البخاری: ج 1 ص 114، صحیح ابن خزيمة: ج 1 ص 298)

ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں تم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کے طریقے کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے طریقے کو بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا۔“

فائدہ:

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر، کانوں کی لو کے برابر اور کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے ہیں۔ مردوں کے ہاتھ اٹھانے کا طریقہ جو احناف بیان کرتے ہیں اس سے تینوں روایات پر یوں عمل ہو جاتا ہے کہ مرد اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر، انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر اور گٹے کندھوں کے برابر ہو جائیں۔

عورت:

المراة ترفع يديها حذاء منكبيها، وهو الصحيح لأنه أستر لها.

(فتح القدير لابن الهمام: ج 1 ص 246)

ترجمہ: تکبیر تحریمہ کے وقت عورت اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے، یہ صحیح تر ہے کیونکہ اس میں اس کی زیادہ پردہ پوشی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کندھے تک ہو جائیں گے اور گٹے سینے کے برابر، یوں دلائل میں آنے والی روایات میں تطبیق بھی ہو جائے گی۔

روایت نمبر 1:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ، وَالْمِرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا.

(المعجم الكبير للطبراني: ج 9 ص 144 رقم 17497، مجمع الزوائد: ج 9 ص 624 رقم الحديث 1605، البدر المنير لابن الملقن: ج 3 ص 463)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (درمیان میں طویل عبارت ہے، اس میں ہے کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اے وائل! جب تم نماز پڑھو تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتی کے برابر اٹھائے۔

اعترض:

روایت کی سند میں ایک راویہ ام یحییٰ بنت عبد الجبار مجہول ہے کیونکہ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
ولم اعرفها۔ (کہ میں اس کو نہیں جانتا) (مجمع الزوائد ج 2 ص 103)

جواب:

اولاً: امام بیہقی رحمہ اللہ کے نہ جاننے سے ام یحییٰ کا مجہول ہونا لازم نہیں آتا۔
ثانیاً: تاریخ دمشق (جزء 62 ص 390) میں ”باب وائل بن حجر بن سعد“ کے تحت ام یحییٰ کا نام ”کبشہ“ مذکور ہے۔ وہاں سندیوں ہے: حدثنا ميمونة بنت عبد الجبار بن وائل قال سمعت عمتي كبشة امر يمحبي... الخ
اور امام ابن مندہ نے حاشیہ اكمال الکمال جزء 2 ص 478 پر فرمایا ہے کہ اس راویہ کی کنیت ”ام یحییٰ“ ہے اور ان سے میمونہ بنت حجر بن عبد الجبار نے روایت کی ہے۔
لہذا ام یحییٰ مجہول راویہ نہیں ہے۔

روایت نمبر 2:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخٌ لَنَا، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: حَذَوِ ثَدْيَيْهَا. (مصنف ابن ابی شیبہ: ج 1 ص 270 باب فی المرأة إذا افتتحت الصلاة، إلى أين ترفع يديها)
ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عورت نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے؟ فرمایا: اپنے سینے تک۔

اعترض:

اس روایت کی سند میں حضرت ہشیم نے فرمایا: شیخ لنا، جب کہ شیخ کا نام معلوم نہیں۔

جواب:

مصنف ابن ابی شیبہ میں دوسرے مقام پر حضرت ہشیم فرماتے ہیں:
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخٌ، يُقَالُ لَهُ: مَسْمَعُ بْنُ ثَابِتٍ الخ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج 2 ص 254 باب فی رُكُوعِي الفجر إذا قامته)
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہشیم کے شیخ کا نام ”مسمع بن ثابت“ ہے۔

روایت نمبر 3:

عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذَوِ مَنْكَبَيْهَا حِينَ تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ.
(مصنف ابن ابی شیبہ: ج 2 ص 421 باب فی المرأة إذا افتتحت الصلوة الى اين ترفع يديها؟)
ترجمہ: عبد ربہ بن زیتون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔

نوٹ: حضرت ام الدرداء الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا نام ”خیرة“ ہے اور یہ صحابیات میں سے ہیں۔

(تہذیب التہذیب: ج 7 ص 715 رقم الترجمة 12193 تحت ترجمہ ام الدرداء)

ان تین روایات سے عورت کے لیے ہاتھوں کو کندھے اور سینہ تک اٹھانے کا تذکرہ موجود ہے۔ لہذا عورت اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے

گی کہ ہاتھوں کی انگلیاں کندھوں تک اور ہتھیلیاں سینہ کے برابر آجائیں۔

مرد و عورت کے ہاتھ باندھنے میں فرق:

مرد:

مردوں کے ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔ امام محمد بن حسن الشیبانی فرماتے ہیں:

ويضع بطن كفه الايمن على رسغه الايسر تحت السرّة فيكون الرسغ في وسط الكف. [آثار برواية محمد: ج 1 ص 321]
ترجمہ: نمازی اپنی دائیں ہتھیلی کا اندرونی حصہ اپنی بائیں کلائی کے اوپر رکھ کر ناف کے نیچے رکھے، اس طرح گٹہ ہتھیلی کے درمیان میں ہو جائے گا۔
علامہ عینی فرماتے ہیں:

واستحسن كثير من مشايخنا..... بأن يضع باطن كفه اليميني على كفه اليسرى ويحلق بالخنصر والإبهام على الرسغ.
[عمدة القاری: ج 4 ص 389 باب وضع اليميني على اليسرى في الصلاة]
ترجمہ: ہمارے اکثر مشائخ نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ نمازی اپنی دائیں ہتھیلی کا اندرونی حصہ اپنی بائیں ہتھیلی (کی پشت) پر رکھے اور چھنگلیا اور انگوٹھے کے ساتھ گٹے پر حلقہ بنا لے۔

دلائل:

1: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤَمَّرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.
(صحیح البخاری ج 1 ص 102 باب وضع اليميني على اليسرى)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں بازو پر رکھے۔
2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا نُنْظَرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي؛ قَالَ فَغَطَّرْتُ إِلَيْهِ قَامَةً فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَاهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ.

(صحیح ابن حبان: ص 577 رقم الحدیث 1860، سنن النسائی: ج 1 ص 141، سنن ابی داؤد ج 1 ص 105 باب تفریح استفتاح الصلوة)
ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (نے ارادہ کیا کہ) دیکھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھائے، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ہتھیلی (کی پشت) کے گٹے اور بازو پر رکھا۔

3: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَعَشَرُ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخَّرَ سُحُورَنَا وَنُعَجَّلَ فُطْرَنَا وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شِمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا. (صحیح ابن حبان ص 554.555 ذکر الاخبار عما يستحب للمرء، رقم الحدیث 1770)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم سحری تاخیر سے کریں، افطار جلدی کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑے رکھیں۔

4: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الشُّرَّةِ.
(مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 322، 321، وضع اليمين على الشمال، رقم الحدیث 3959)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔

عورت:

عورت کے بارے میں اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی اور اجماع مستقل دلیل شرعی ہے۔

1: امام ابو القاسم ابراہیم بن محمد القاری الحنفی السمرقندی (المتوفی بعد 907ھ) لکھتے ہیں:

وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلَى صَدْرِهَا بِالْإِتِّفَاقِ. (مستخلص الحقائق شرح كنز الدقائق: ص 153)

ترجمہ: عورت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی، اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے۔

2: سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ (م 1014ھ) فرماتے ہیں:

وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلَى صَدْرِهَا إِتِّفَاقًا لِأَنَّ مَبْنَى حَالِهَا عَلَى السُّنَنِ. (فتح باب العناية: ج 1 ص 243 سنن الصلوٰۃ)

ترجمہ: عورت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی، اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے، کیونکہ عورت کی حالت کا دارومدار پردے پر ہے۔

3: علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (م 1304ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا فِي حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوا عَلَى أَنَّ السُّنَّةَ لَهُنَّ وَضَعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الصُّدْرِ لِأَنَّهَا مَا أَسْتَوَى لَهَا. (السعایین ج 2 ص 156)

ترجمہ: رہا عورتوں کے حق میں [ہاتھ باندھنے کا معاملہ] تو تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کے لیے سنت سینہ پر ہاتھ باندھنا ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

مرد و عورت کی طریقتہ رکوع میں فرق:مرد:

مرد رکوع میں اپنی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں کو پکڑے گا، اپنی کہنیوں کو پہلو سے جدا رکھے گا اور پشت کو سیدھا رکھے گا تاکہ

اس کا سر اور پشت ایک سیدھ میں آجائیں اور سر کو نہ اونچا کرے گا نہ نیچا بلکہ پشت کی سیدھ میں رکھے گا۔

1: عَنْ سَالِحِ الْبُرَّادِ قَالَ أَتَيْتَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيُّ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - فَقَالَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِي الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ.

(سنن ابی داؤد: ج 1 ص 125، 126 باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود)

ترجمہ: حضرت سالم البراد فرماتے ہیں کہ ہم ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے عرض کیا ہمیں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا طریقتہ نماز بیان فرمائیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کے اندر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہی۔ جب رکوع کیا

تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے (یعنی انہیں مضبوطی سے پکڑا) اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے کیں اور اپنی کہنیاں پہلو سے جدا کیں۔

2: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): يَا بَنِي إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَيْكَ عَلَى

رُكْبَتَيْكَ وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ وَارْفَعْ يَدَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ.

(المعجم الاوسط للطبرانی ج 4 ص 281 رقم الحدیث 5991، المعجم الصغير للطبرانی ج 2 ص 32)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم رکوع کرو تو اپنے دونوں

ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کو کشادہ رکھو اور اپنے بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھو!

3: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ اسْتَوَى، فَلَوْ صَبَّ عَلَى ظَهْرِهِ الْمَاءُ لَأَسْتَقَرَّ.

(المعجم الكبير للطبرانی: ج 10 ص 312)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو پشت مبارک کو اس طرح ہموار

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مالک بن بجمینہ الاسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازوؤں کو اچھی طرح کھول دیتے (یعنی اپنی پہلو سے جدا رکھتے) یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

2: عن ميمونة: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا سجد جأفي يديه حتى لو أن بهيمة أرادت أن تمر تحت يديه مرت.

(سنن النسائي: ج 1 ص 167 باب التجاني في السجود)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ميمونة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ پیٹ سے اتنے دور رکھتے کہ کبریٰ کا چھوٹا بچہ نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

3: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَسْجُدُ. (سنن ابی داؤد: ج 1 ص 130 باب صفة السجود)

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کا طریقہ بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) رکھا، اپنے گھٹنوں پر سہارا لیا اور اپنی سرین کو اٹھایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔

عورت:

عورت مرد کی طرح کھل کر سجدہ نہیں کرے گی بلکہ پیٹ کو رانوں سے ملائے گی، بازوؤں کو پہلو سے ملا کر رکھے گی اور کہنیاں زمین پر بچھا دے گی۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے:

والمرأة تنخفض في سجودها وتلزيق بطنها بفخذيها لأن ذلك أستر لها. (الهداية في فقه الحنفی: ج 1 ص 50)

ترجمہ: عورت سجدے میں سکر جائے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا دے کیونکہ یہ صورت اس کے لئے زیادہ پردہ والی ہے۔
بدائع الصنائع میں ہے:

فأما المرأة فينبغي أن تفتش زرا عيها و تنخفض ولا تنتصب كأن تصاب الرجل و تلزيق بطنها بفخذيها لأن ذلك أستر لها. (بدائع الصنائع: ج 1 ص 210)

ترجمہ: عورت کو چاہیے اپنے بازو بچھا دے اور سکر جائے اور مردوں کی طرح کھل کر سجدہ نہ کرے اور اپنا پیٹ اپنی رانوں سے چمٹائے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ ستر والی صورت ہے۔

دلائل:

1: عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أَمْرٍ أَتَيْنِ تَصَلِّيَانِ، فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضْبًا بَعْضُ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيَسْتِ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ.

(مرا سیل ابی داؤد: ص 103 باب من الصلاة، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج 2 ص 223، جامع ابواب الاستنباط)

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت (کا حکم سجدہ کی حالت میں) مرد کی طرح نہیں ہے۔

2: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَتْ فِخْذَهَا عَلَى فِخْذِهَا الْأُخْرَى فَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِي فِخْذِهَا كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَقُولُ يَا مَلَأْتِكِي أُشْهَدُكُمْ أَنَّي قَدْ غَفَرْتُ لَهَا.

(الکامل لابن عدی ج 2 ص 501، رقم الترجمة 399، السنن الکبریٰ للبیہقی ج 2 ص 223 باب ما يستحب للمرأة الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج 3 ص 43 رقم الحدیث 1759)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران

دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملا لے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

3: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ... كَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَتَّجَافُوا فِي سُجُودِهِمْ وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَخَفَّضْنَ. (السنن الكبرى للبيهقي: ج 2 ص 222، 223 باب ما يستحب للمرأة الخ)

ترجمہ: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔

4: عن الحسن وقتادة قال إذا سجدت المرأة فإنها تنضم ما استطاعت ولا تتجافى لى لا ترفع عجزها.

(مصنف عبد الرزاق ج 3 ص 49 باب تكبيرة المرأة بيدها وقيام المرأة ور كوعها وسجودها)

ترجمہ: حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو جہاں تک ہو سکے سکر جائے اور اپنی کہنیاں پیٹ سے جدا نہ کرے تاکہ اس کی پشت اونچی نہ ہو۔

5: عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهُ عَلَى فخذَيْهِ إِذَا سَجَدَ كَمَا تَصْنَعُ الْمَرْأَةُ. (مصنف ابن أبي شيبة: رقم الحديث 2704)

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمہ اللہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ مرد جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں پر رکھے جیسا کہ عورت رکھتی ہے۔

6: عن عطاء قال... إذا سجدت فلتضم يديها إليها وتضم بطنها وصدورها إلى فخذيهما وتجمع ما استطاعت.

(مصنف عبد الرزاق ج 3 ص 50 رقم 5983)

ترجمہ: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے بازو اپنے جسم کے ساتھ ملا لے، اپنا پیٹ اور سینہ اپنی رانوں سے ملا لے اور جتنا ہو سکے خوب سمٹ کر سجدہ کرے۔

مرد و عورت کے بیٹھنے میں فرق:

مرد:

مردوں کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا کر لیں اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔

دلائل:

1: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک طویل حدیث ہے، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد کا ذکر ان الفاظ میں فرماتی ہیں:

وكان يقول في كل ركعتين التحية وكان يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان يهني عن عقبة الشيطان.

(صحیح مسلم: ج 1 ص 194، 195 باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتح به الخ)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت کے بعد ”تشہد“ ہوتا ہے اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ تھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں پاؤں کو نیچے بچھاتے تھے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کی بیٹھک سے بھی منع فرماتے تھے (یعنی سرین پر بیٹھ کر دونوں گھٹنے کھڑے کرنا شیطان کی بیٹھک ہے)

2: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا... وَقَالَ إِثْمًا سَنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْبِي الْيُسْرَى.

(صحیح البخاری: ج 1 ص 114 باب سنة الجلوس في التشهد، مؤطا امام مالك: ص 93)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں... نماز میں [مرد کے لیے] بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بائیں پاؤں بچھا دے (اور اس پر بیٹھ جائے) اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

عورت:

عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر سرین کے بل اس طرح بیٹھے کہ دائیں ران بائیں ران کے ساتھ ملا دی۔ علامہ ابن الہمام فرماتے ہیں:

جلسست علی الیتمہا الأیسری وأخرجت رجليها من الجانب الأيمن لأنه أستر لها.

(فتح القدير لابن الہمام: ج 1 ص 274)

ترجمہ: عورت اپنے بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں دائیں طرف باہر نکالے کیونکہ اس میں اس کا ستر زیادہ ہے۔

دلائل:

1: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ وَصَعَتْ فُجِدَهَا عَلَى فُجِدِهَا الْأُخْرَى فَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِي فُجِدِهَا كَأَسْتَرٍ مَا يَكُونُ لَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَقُولُ يَا مَلَأْتِكِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهَا.

(الکامل لابن عدی ج 2 ص 501، رقم الترجمة 399، السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 223 باب ما یستحب للمرأة الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج 3 ص 43 رقم الحدیث

(1759)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملا لے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

2: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ... وَكَانَ يَأْمُرُ الرَّجَالَ أَنْ يَغْفِرُوا الْيُسْرَى وَيَنْصَبُوا الْيُمْنَى فِي التَّشَهُدِ وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ.

(السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 222، 223 باب ما یستحب للمرأة الخ، التبویب الموضوعی للاحدیث ص 2639)

ترجمہ: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ تشهد میں بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ چہار زانو بیٹھیں۔

3: عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سُئِلَ: كَيْفَ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ، ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ يَحْتَفِزْنَ.

(جامع المسانید از محمد بن محمود خوارزمی ج 1 ص 400، مسند ابی حنیفہ روایۃ الحسکفی: رقم الحدیث 114)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں نماز کس طرح ادا کرتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا پہلے تو چہار زانو ہو بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر سرین کے بل بیٹھیں۔

4: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سُدَيْلَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 505، المرأة كيف تكون في سجودها، رقم الحدیث 2794)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کی نماز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوب سمٹ کر نماز پڑھے اور بیٹھنے کی حالت میں سرین کے بل بیٹھے۔

فائدہ: چہار زانو بیٹھنے کا حکم شروع شروع میں تھا لیکن بعد میں یہ حکم تبدیل ہو گیا۔ اب حکم ”إِحْتِفَازٌ“ کا ہے یعنی ”سرین کے بل بیٹھنا“

(بحوالہ المنجد) جیسا کہ دلیل نمبر 3 اور دلیل نمبر 4 سے واضح ہے۔

کون کہاں نماز ادا کرے:

مرد:

عن أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلاة مع الإمام أفضل من خمس وعشرين صلاة يصليها

وحده

(صحیح مسلم ج 1 ص 231 باب فضل صلوة الجماعة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز جو امام کے ساتھ پڑھی جائے اس نماز سے جو اکیلے پڑھی ہو پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

عورت:

1: عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ أُمِّ رَأْفَةَ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ. قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تُحِبُّينَ الصَّلَاةَ مَعِي وَصَلَوْتُكَ فِي بَيْتِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكَ فِي حُجْرَتِكَ وَصَلَوْتُكَ فِي حُجْرَتِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَوَاتِكَ فِي دَارِكَ وَصَلَوْتُكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ وَصَلَوْتُكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَوَاتِكَ فِي مَسْجِدِي. قَالَ فَأَمَرْتُ فَبُيِّئَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ وَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

(الترغيب والترهيب للمنذرى ج 1 ص 225 باب ترغيب النساء في الصلاة في بيوتهن ولزومها وترهيبهن من الخروج منها)

ترجمہ: حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو (لیکن) تیرا اپنے گھر میں نماز پڑھنا تیرے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، تیرا حجرے میں نماز پڑھنا چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، چار دیواری میں نماز پڑھنا تیری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا سمجھ کر) اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو ان کے لیے گھر کے ایک کونے اور تاریک ترین گوشہ میں نماز کی جگہ بنا دی گئی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا اپنی وفات تک اسی جگہ نماز پڑھتی رہیں۔

2: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي حُجْرَتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا.

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة - باب التشديد في ذلك)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کا کمرہ میں نماز پڑھنا گھر (آنگن) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور (اندرونی) کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے (یعنی عورت جس قدر بھی پردہ اختیار کرے گی اسی قدر بہتر ہے)

3: عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: صلاة المرأة وحدها أفضل على صلواتها في الجمع بخمس وعشرين

درجة.

(التبسيط الشرح الجامع الصغير للمناوي: ج 2 ص 195، جامع الاحاديث للسيوطي: ج 13 ص 497 - رقم الحديث 13628)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کا اکیلے نماز پڑھنا اس کی نماز باجماعت پر پچیس (۲۵) گنا فضیلت رکھتا ہے۔

ائمہ اربعہ کے اقوال کی روشنی میں

چاروں ائمہ کرام؛ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت کا طریقہ نماز مرد کے طریقہ نماز سے مختلف ہے۔ چند تصریحات پیش خدمت ہیں:

[۱]: فقہ حنفی

قَالَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي الْفُقَهَاءِ أَبُو حَنِيفَةَ: وَالْمَرْأَةُ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حِذَاءَ مَنْكَبَيْهَا هُوَ الصَّحِيحُ لِأَنَّهَا أَسْتَرَتْ لَهَا.

(الهداية في الفقه الحنفی ج 1 ص 84 باب صفة الصلوة)

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھائے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

وَقَالَ أَيْضاً: وَالْمَرْأَةُ تَنْخَفِضُ فِي سُجُودِهَا وَتَلْزُقُ بَطْنَهَا بِفَخْذَيْهَا لِأَنَّ ذَلِكَ أَسْتَرَتْ لَهَا. (الهداية في الفقه الحنفی ج 1 ص 92)

ترجمہ: مزید فرمایا: عورت سجدوں میں اپنے جسم کو پست کرے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے کیونکہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے۔

[۲]: فقہ مالکی

قَالَ الْإِمَامُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: وَالْمَرْأَةُ إِذَا دَوَّوْنَ الرَّجُلِ فِي الْجَهْرِ وَهِيَ فِي هَيْئَةِ الصَّلَاةِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا تَنْصَمُّ وَلَا تَفْرِجُ فَخْذَيْهَا وَلَا

عَضْدَيْهَا وَتَكُونُ مُنْصَمَّةً مُتْرَوِيَّةً فِي جُلُوسِهَا وَسُجُودِهَا وَأَمْرٌ هَا كِلَاهُ. (رسالة ابن زيد القيرواني المالكي: ص 34)

ترجمہ: امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے فرمایا: عورت کی نماز کی کیفیت مرد کی نماز کی طرح ہے مگر یہ کہ عورت سمٹ کر نماز پڑھے، اپنی رانوں اور بازوؤں کے درمیان کشادگی نہ کرے اپنے تَعُودِ سجد اور نماز کے تمام احوال میں۔

[۳]: فقہ شافعی

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ: وَقَدْ آذَبَ اللَّهُ النِّسَاءَ بِالِاسْتِتَارِ وَأَذَبَهُنَّ بِذَالِكِ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأُحِبُّ لِلْمَرْأَةِ فِي السُّجُودِ أَنْ تَنْصَمَّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَلْصُقَ بَطْنَهَا بِفَخْذَيْهَا وَتَسْجُدَ كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا وَهَكَذَا أُحِبُّ لَهَا فِي الرُّكُوعِ وَ

الْجُلُوسِ وَبِجَمِيعِ الصَّلَاةِ أَنْ تَكُونَ فِيهَا كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا. (كتاب الام للشافعی ج 1 ص 286 ص 287 باب التجانی فی السجود)

ترجمہ: امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ پوشی کا ادب سکھایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی ادب سکھایا ہے۔ اس ادب کی بنیاد پر میں عورت کے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ سجدہ میں اپنے بعض اعضاء کو بعض کے ساتھ ملائے اور اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر سجدہ کرے، اس میں اس کے لیے زیادہ ستر پوشی ہے۔ اسی طرح میں عورت کے لیے رکوع، قعدہ اور تمام نماز میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسی کیفیات اختیار کرے جس میں اس کے لیے پردہ پوشی زیادہ ہو۔

[۴]: فقہ حنبلی

قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: وَالْمَرْأَةُ كَالرَّجُلِ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ أَهْمًا تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَتَجْلِسُ مُتَرَبِّعَةً أَوْ تَسْتَدِلُّ

رِجْلَيْهَا فَتَجْعَلُهُمَا فِي جَانِبِ يَمِينِهَا..... قَالَ أَحْمَدُ: أَسْتَدِلُّ الْعَجَبُ إِلَى. (الشرح الكبير لابن قدامة ج 1 ص 599، المغني لابن قدامة ج 1 ص 635)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: سب احکام میں مرد کی طرح ہے مگر رکوع و سجد میں اپنے جسم کو سیٹھ کر رکھے اور آلتی پالقی مار کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ”عورت کا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھنا میرے ہاں پسندیدہ عمل ہے۔“

غیر مقلدین کے ”دلائل“ کا علمی جائزہ

دلیل نمبر 1:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي. (صحیح البخاری)

کہ اس طرح نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔
معلوم ہوا کہ مرد و عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔

جواب:

پہلے یہ حدیث مبارک مکمل دیکھ لی جائے تاکہ جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔ پوری حدیث یوں ہے۔

حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَّقَارِبُونَ فَأَقْبَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرَ بَيْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَفِيغًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدْ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَا أَنَا قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرْ أَشْيَاءَ أَحْفَظَهَا أَوْ لَا أَحْفَظَهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّمَكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

(صحیح البخاری: حدیث نمبر 631)

ترجمہ: حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چند نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں بیس دن قیام رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحم دل اور رقیق القلب تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر کیسے چھوڑ کر آئے؟ ہم نے آپ کی خدمت میں (جو بات تھی) عرض کر دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور ان کے ساتھ قیام کرو انہیں دین سکھاؤ اور دین کی باتوں کا حکم کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی چیزوں کا ذکر فرمایا جن کے متعلق حضرت مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے یاد ہیں یا یہ کہا کہ یاد نہیں اور (پھر) فرمایا اس طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیس دن تک رہے اور جلدی واپس جانے کا اشتیاق ظاہر کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ احکام بیان فرمائے۔ حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو سات احکامات ارشاد فرمائے تھے۔ اگر ان میں سے ایک ایک حکم میں غور کیا جائے تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ان احکامات کا تعلق صرف مردوں کے ساتھ ہے، عورتوں کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔

”صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي“ سے پہلے چار اور اس کے بعد دو احکامات پر غور کریں۔

حکم نمبر 1: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ [اپنے گھروں کو جاؤ] یہ حکم مردوں کو ہونا واضح ہے۔

حکم نمبر 2: فَأَقِيمُوا فِيهِمْ [ان کے پاس جا کر قیام کرو] اس حکم کا مردوں کے لیے ہونا ظاہر ہے۔

حکم نمبر 3: وَعَلِّمُوهُمْ [ان کو دین سکھاؤ] یہ حکم بھی ان مرد حضرات کے لیے ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

حکم نمبر 4: وَمُرُوهُمْ [انہیں دن کی باتوں کا حکم دو] اس کا مردوں کے لیے ہونا ظاہر ہے۔

حکم نمبر 6: فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ [کوئی ایک اذان دے] اذان کا حکم بھی بالاتفاق مردوں کے لیے ہے۔ عورت اذان نہیں دے سکتی۔

حکم نمبر 7: **وَلْيُؤْمَرُكُمْ كَمَا كُنْتُمْ** [تم میں سے جو بڑا ہو وہ نماز پڑھائے] اس قافلے میں مرد تھے اور انہیں خطاب تھا کہ تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ ظاہر ہے کہ یہ خطاب بھی مردوں کو ہے، کوئی عورت مردوں کی امامت نہیں کر سکتی۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ پہلے چار احکامات، اسی طرح چھٹے اور ساتویں حکم کا تعلق بالاتفاق مردوں کے ساتھ ہے اور وہ لوگ جو فرق کے قائل نہیں وہ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں..... تو یقینی بات ہے کہ درمیان کے حکم ”وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي“ [اس طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا] کا تعلق بھی صرف مردوں کے ساتھ ہو گا۔ کیونکہ کوئی وجہ نہیں کہ سات احکامات میں سے چھ احکام تو مردوں کے ساتھ خاص کر لیے جائیں اور ایک حکم میں مرد و عورت دونوں کو شریک سمجھا جائے۔

جو لوگ اس روایت کی بناء پر مرد و عورت کی نماز کو ایک جیسا سمجھتے ہیں وہ خود کئی باتوں میں فرق کرتے ہیں، مثلاً:

[۱]: جناب البانی صاحب غیر مقلد کی کتاب ”صفہ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ میں صفحہ نمبر 165 میں مرد کے لیے نماز میں سر نہنگا کرنے کی گنجائش اور سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کو افضل قرار دیا گیا ہے لیکن صفحہ نمبر 171 پر عورت کے لیے سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور بغیر اوڑھنی کے نماز پڑھنے پر ”نماز نہ ہونے“ کا حکم لگایا گیا ہے۔

[۲]: محمد حنیف مجا کوئی صاحب غیر مقلد اپنی کتاب ”مرد و زن کی نماز میں فرق؟“ کے صفحہ نمبر 7، 8 پر رقمطراز ہیں:

”اسی طرح اگر عورت عورتوں کی امامت کرائے تو وہ صف کے درمیان کھڑی ہوگی مردوں کی طرح آگے نہیں۔ (بیہقی ج 1 ص 131) لیکن مرد امامت کراتے وقت آگے کھڑا ہو گا۔ (بخاری و مسلم و سنن اربعہ) اسی طرح مرد نماز میں امام کے بھولنے پر سبحان اللہ کہے اور عورت ایک ہاتھ پر دوسرے ہاتھ کی پشت مارے (مسلم ج 1 ص 180)“

موصوف اپنی اسی کتاب کے صفحہ نمبر 38 پر لکھتے ہیں:

”عورتیں جمعہ کی فرضیت سے مستثنیٰ ہیں“

سوال یہ ہے کہ جب فرق نہیں تو آپ نے خود یہ فرق کیوں کیا؟

لہذا روایت ”صلُّوا کما رآیتُمونی أُصلِّي“ سے ”مرد و عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں“ کا استدلال کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔

دلیل نمبر 2:

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا اثر بخاری شریف میں موجود ہے:

وَكَانَتْ أَهْلَ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاةِهَا جَلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فُقَيْهَةً. (صحیح البخاری: ج 1 ص 114 باب سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُدِ)

ترجمہ: حضرت ام الدرداء نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور آپ فقیہہ تھیں۔

غیر مقلدین حضرات کی طرف سے یہ اثر پیش کیا جاتا ہے کہ اس میں عورت؛ مرد کی طرح بیٹھتی تھی۔ لہذا مردوں اور عورتوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جواب نمبر 1:

”مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں“ سے خود معلوم ہو رہا ہے کہ مردوں کے تشہد بیٹھنے کا طریقہ عورتوں سے مختلف تھا۔

جواب نمبر 2:

امام بخاری رحمہ اللہ اس ”باب سنة الجلوس في التشهد“ میں حضرت ام الدرداء کے عمل کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت لائے ہیں۔ ابواب قائم کرنے میں امام بخاری رحمہ اللہ کا طرز انتہائی عمیق اور دقیق ہوتا ہے۔ اس تبویب کا ایک انداز یہ ہے کہ ایک باب

کے تحت جو روایات لاتے ہیں ان میں ترجمۃ الباب سے مناسبت کے ساتھ ساتھ آپس میں بھی قدر مشترک مناسبت ہوتی ہے۔ ان دو روایات کے قدر مشترک سے معلوم ہو گا کہ خود حضرت ام الدرداء کے اس اثر سے مرد و عورت کی نماز میں فرق ثابت ہوتا ہے۔ پہلے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا خلاصہ دیکھ لیا جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبد اللہ ابن عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کرتا تھا کہ آپ نماز میں چہار زانو بیٹھتے تھے۔ چنانچہ میں نے بھی چہار زانو بیٹھنا شروع کر دیا تو حضرت ابن عمر نے مجھے اس طرح بیٹھنے سے روکا اور فرمایا کہ تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آپ دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں بچھا کر بیٹھیں۔ حضرت عبداللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: آپ خود تو چہار زانو بیٹھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاؤں کمزور ہیں، ان میں اتنی سکت نہیں ہے اس لیے چہار زانو بیٹھتا ہوں۔

اس روایت کا نتیجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ بتایا البتہ خود اس کے برخلاف بیٹھنے کی وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ ان کا عذر تھا۔ واضح رہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فقیہ تھے اور ان کی فقہت کا تقاضا تھا کہ عذر کی وجہ سے اصل ہیئت کے برخلاف ہیئت سے بیٹھیں۔

اس نتیجہ کی روشنی میں حضرت ام الدرداء کی روایت پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے بیٹھنے کا طریقہ عورتوں سے یکسر الگ تھا کیونکہ امام بخاری نے روایت لا کر بتا دیا کہ حضرت ام الدرداء مردوں کے طریقہ پر بیٹھتی تھیں۔ نیز امام بخاری رحمہ اللہ نے ”وہی فقیہہ“ کہہ کر بتا دیا کہ ان کا اصل ہیئت کے برخلاف بیٹھنے کی وجہ ان کا کوئی عذر ہو گا اور عذر کی وجہ سے خلاف ہیئت بیٹھنا نشانِ فقہت کا تقاضا ہے اسی لیے فرمایا: ”وہی فقیہہ“۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا خلاف ہیئت بیٹھنا۔

اب مرد و عورت کی نماز میں فرق واضح ہے۔

اشکال:

صحیح بخاری (رقم الحدیث 822) میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ.

ترجمہ: تم میں سے کوئی (سجدہ کی حالت میں) اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

حنفی عورتیں بھی سجدہ میں اپنے بازو زمین پر بچھا دیتی ہیں تو یہ حدیث کی رو سے ناجائز عمل ہے۔

جواب:

صحیح البخاری کی اس روایت کا تعلق عورتوں کے ساتھ نہیں بلکہ صرف مردوں کے ساتھ ہے کیونکہ عورتوں کے لیے سجدہ میں جسم کو زمین کے ساتھ لگانے کا حکم خود حدیث میں موجود ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تَصَلِّيَانِ فَقَالَ إِذَا سَجَدْتُمَا فَضْبًا بَعْضُ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ الْمَرَأَةَ لَيَسْتَفِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ. (مرا سیل ابی داؤد: ص 28، السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 223 باب ما یستحب للمرأة الخ)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ عورت کے لیے جسم کا کچھ حصہ لگانے کا حکم خود حدیث سے ثابت ہے۔ لہذا صحیح البخاری کی اس روایت کا

تعلق صرف مردوں کے ساتھ ہو گا۔

جو لوگ مرد و عورت کی نماز میں فرق کے قائل نہیں انہوں نے بھی اس حقیقت کا اقرار کیا ہے کہ عورت کے لیے سجدے کی الگ کیفیت اگر حدیث سے ثابت ہو جائے تو قابل قبول ہے۔ چنانچہ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب غیر مقلد صحیح البخاری کی مذکورہ روایت نقل کر کے یوں رقمطراز ہیں:

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کر کے سجدے کی حالت میں اپنے بازوؤں کو زمین پر بچھانے سے نہ صرف منع فرمایا بلکہ اس طرح کرنے کو کتے کے ساتھ بیٹھنے کے ساتھ تشبیہ دی۔ آپ کے اس خطاب میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔ ہاں اگر عورتوں کے لیے سجدے کی الگ کیفیت حدیث سے ثابت ہوگی تو پھر عورتیں اس میں شامل نہیں ہوں گی۔

(کیا عورتوں کا طریقہ نماز مردوں سے مختلف ہے؟ ص 40)

عرض ہے کہ عورتوں کے لیے سجدے کی الگ کیفیت خود حدیث مذکور سے ثابت ہے۔